© rasailojaraid.com

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ومنصب قرآن کریم کی روشنی میں

مولانا عبداللطیف مدنی

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معلم کتاب وحکمت اور مزکّی امت

ارشاالٰہی ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ..الخ (آل عمران، ۱۶۴)

”بے شک اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر بڑا احسان وکرم کیا جب کہ ان میں انھیں میں سے پیغمبر بھیج دیا جو ان کے سامنے اللہ کی آیات پڑھتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور کتاب اور عقل کی باتیں سکھاتا ہے۔“

اس آیت کریمہ میں واضح دلالت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کام ایک پیغام بر کی مانند محض پیغام پہنچانا ہی نہ تھا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب وحکمت کے معلم اور مسلمانوں کے لیے مزکّی بھی تھے۔ تعلیم کتاب کا فریضہ جو آپ کے ذمہ لگایا گیا آپ اس فرض منصبی کو بخوبی ادا کرتے تھے۔ کتاب کے مجملات کی تفسیر اور تشریح فرماتے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے اعتراضات واشکالات کو حل کرتے۔ کتاب کے مفہوم ومضمون کو واضح طور پر سمجھاتے تھے۔ بلاشبہ آپ اپنے قول وفعل سے قرآن کریم کی تشریح فرماتے اور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم کی زندگیوں کا تزکیہ فرماتے۔ نفس کو رذائل سے پاک کرنے کا نام تزکیہ ہے۔ یہ تزکیہ صرف کتاب ہاتھ میں دے دینے سے نہیں ہوتا۔ اس کے لیے نفس کی خرابیوں پر بار بار تنبیہ کرنا پڑتی ہے۔ مشورے دینے پڑتے ہیں۔ تدبیریں بتانی ہوتی ہیں اور یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے مقاصد میں سے ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ومنصب کتاب اللہ کی تبیین وتشریح

ارشادِ الٰہی ہے:

وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ (النحل، ۴۴)

”اور ہم نے تم پر بھی یہ کتاب نازل کی ہے تاکہ جو (ارشادات) لوگوں پر نازل ہوئے ہیں وہ ان پر ظاہر کردو۔ اور تاکہ وہ غور کریں۔“

اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب تشریح اور تبیین ہے۔ یہاں سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اس وقت تک ضرور محفوظ رہیں گے جب تک مسلمانوں کا وجود رہے گا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب رہتی دنیا تک کے انسانوں کے لیے دائمی ہدایت ہے اور اس ہدایت کو بیان کرنے کی ذمہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

داری اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈالی ہے۔ یہ کتاب ہدایت باقی رہ جائے اور اس کتاب کی تشریحات اور احکام کی تفصیلات محفوظ اور باقی نہ رہیں تو کتاب اللہ دوامی ہدایت نہیں رہتی کیونکہ احکام کی تشریح کے بغیر عمل نہیں ہو سکے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی مدار ایمان اور تصفیہ طلب امور میں آخری عدالت

ارشاد الٰہی ہے:

فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (النساء، ۶۵)

”قسم ہے آپ کے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے یہاں تک کہ وہ آپ کو ہی منصف جانیں اس جھگڑے میں جو ان میں اٹھے۔ پھر نہ پائیں اپنے دل میں تنگی آپ کے فیصلہ سے اور قبول کریں خوشی سے۔“

اس فرمانِ الٰہی سے یہ بات ظاہر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی امت کے تمام نزاعی امور کا فیصلہ کرنے کے لیے آخری عدالت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فیصلہ پر دل وجان سے راضی ہو جانا معیارِ ایمان ہے۔ قرآن کریم کا حلفیہ بیان ہے کہ جو لوگ آپ کے ہر فیصلہ پر راضی نہ ہوں اور اس کے لیے سرِ تسلیم خم نہ کریں وہ ایمان سے محروم ہیں۔ قرآن کریم نے امت کے تمام جھگڑوں کو نمٹانے کے لیے آپ صلی اللہ کو منصف وفیصل قرار دیا ہے۔ جس سے آپ کا منصب ظاہر و باہر ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی واجب الاطاعت

ارشادِ الٰہی ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (النساء: ۵۹)

”اے ایمان والو! تم اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں اولی الامر ہیں۔“

قرآن کریم کی وہ آیات جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اہلِ ایمان کے لیے لازم قرار دیا گیا ہے بے شمار ہیں۔ کتاب اللہ کے ان واضح اعلانات کی روشنی میں یہ فیصلہ بالکل آسان ہے کہ اسلام میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی حیثیت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال کی اطاعت اور پیروی کا حکم خود قرآن ہی میں موجود ہے اور جب قرآن کریم ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو عین اطاعتِ خداوندی قرار دیتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کو جب قرآن وحی الٰہی بتلاتا ہے۔

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی (النجم ،۲، ۳)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات کو جب قرآن ہی ”گفتہ او گفتہ اللہ بود“ کا مرتبہ دیتا ہے تو کیا حدیثِ نبوی کے حجتِ دینیہ ہونے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش رہ جاتی ہے؟ اور کیا حدیثِ نبوی کا انکار کرنے سے قرآن کریم کا انکار لازم نہیں آتا۔ جس طرح ایمان کے معاملہ میں خدا ورسول کے درمیان فرق نہیں ہو سکتا کہ ایک کو مانا جائے اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دوسرے کو نہ مانا جائے۔ بالکل اسی طرح کلام اللہ اور کلام رسول میں بھی تفریق نہیں ہو سکتی کہ ایک کو واجب الاطاعت مانا جائے اور دوسرے کو نہ مانا جائے۔

ف......(نوٹ) جب وہ آیات جن میں اطاعت کا حکم ہے منکرین حدیث کے سامنے پیش کی جاتی ہے تو وہ اپنے جاہل معتقدین کو یہ کہہ کر تسلی دیتے ہیں کہ اطاعتِ رسول کا یہ حکم رسول کی حیثیت سے نہیں تھا بلکہ مرکز ملت ہونے کی حیثیت سے تھا جب آپ دنیا سے تشریف لے گئے تو اطاعت ختم ہوگئی۔(العیاذ باللہ) ان لوگوں کی یہ بات بالکل اپنی طرف سے بنائی ہوئی ہے اپنے آپ کو اہل قرآن کہلانے کے باوجود اپنی اس بات کو قرآن سے ثابت نہیں کر سکتے...... بلکہ قرآن کریم سے تو ان کی اس بات کی دو طرح سے تردید ہو رہی ہے۔

ایک یہ کہ حاکم کی اطاعت کا ذکر مستقل طور پر آگے آرہا ہے یعنی ”اولی الامر منکم “لہٰذا اطاعتِ رسول کو اس پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ دوسرے یہ کہ یہاں اطیعوا الرسول میں اطاعت کی علت رسالت ہے نہ کہ حاکمیت۔ جب رسول اللہ کی اطاعت کا مستقل حکم ارشاد فرمایا تو معلوم ہوا کہ رسول کی حیثیت مستقل ہے اور آپ کی اطاعت اولی الامر ہونے کے علاوہ بھی فرض ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت

ارشاد الٰہی ہے:

مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ وَ مَنۡ تَوَلّٰی فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ عَلَیۡہِمۡ حَفِیۡظًا

(النساء، ۸۰)

”جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ اور جو شخص آپ کی اطاعت سے روگردانی کرے سو آپ کچھ غم نہ کیجیے کیونکہ ہم نے آپ کو نگران کر کے نہیں بھیجا کہ آپ ان کو کفر نہ کرنے دیں۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اس آیت میں صاف اعلان کر دیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت ہے جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو عین اطاعتِ خداوندی نہیں سمجھتے وہ اپنی بدفہمی کی وجہ سے کفر کے مرتکب ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین مثالی نمونہ

ارشاد الٰہی ہے:

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنۡ کَانَ یَرۡجُوا اللّٰہَ وَ الۡیَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَ ذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیۡرًا (سورۃ الاحزاب، ۲۱)

تم کو رسول اللہ کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اس شخص کو جسے اللہ (سے ملنے) اور روزِ قیامت (کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آنے) کی امید ہواور وہ اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہو۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول وفعل، گفتار وکردار، نشست وبرخاست غرضیکہ آپ کی ذات سے صادر ہونے والی ہر چیز سراپا ہدایت ہے۔اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ عالی کو امت کے لیے بہترین مثالی نمونہ قرار دیا گیا۔ جو شخص آپ کو مثالی نمونہ نہیں سمجھتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال کو واجب الاطاعت اور لائق اقتداء نہیں سمجھتا اسے نہ اللہ پر ایمان ہے نہ آخرت پر......اس کا دل ذکر الٰہی کے نور سے منور نہیں بلکہ محروم ہونے کی وجہ سے ظلمت کدہ ہے۔

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا چون وچرا قبول کرنا

ارشادالٰہی ہے:

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ (الحشر،۷)

''اور رسول تمھیں جو کچھ بھی دے دیں اس کو لے لو اور جس چیز سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والے ہیں۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو کچھ دیا جائے اس کو بلا چون وچرا قبول کرلو اور آپ کے منع کردہ امور سے باز رہو اگر انھوں نے ایسا نہ کیا تو ان کے حق میں شدید عذاب کا اندیشہ ہے۔

حکم نبوی سے اعراض باعث فتنہ وعذاب

ارشادِ الٰہی ہے:

فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖٓ اَنْ تُصِیْبَھُمْ فِتْنَۃٌ اَوْ یُصِیْبَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (النور،۶۳)

''جو لوگ آپ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں انھیں ڈرنا چاہیے کہ کہیں ان کو عظیم فتنہ پیش نہ آئے۔یا کہیں ان کو عذاب الیم کا سامنا نہ کرنا پڑے۔''

اس آیت کے ذیل میں شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ رقم طراز ہیں:

یعنی اللہ اور رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ کہیں ان کے دلوں میں کفر ونفاق وغیرہ فتنہ ہمیشہ کے لیے جڑ نہ پکڑ جائے اور اس طرح دنیا کی کسی آفت یا آخرت کے دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔العیاذ باللہ۔

اطاعت رسول باعث رحمت

ارشاد الٰہی ہے:

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (النور،۵۶)

''اور اے مسلمانو نماز کی پابندی رکھو اور زکوۃ دیا کرو اور باقی احکام میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کیا کرو تا کہ تم پر کامل رحم کیا جائے۔'' (ترجمہ حکیم الامت)

© rasailojaraid.com

احکام میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کیا کروتا کہ تم پر کامل رحم کیا جائے۔اس آیت میں رحمتِ الٰہی کے نزول کوآپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعتِ کاملہ کے ساتھ وابستہ کیا گیا ہے۔

ہدایت کاانحصارصرف اطاعتِ رسول میں

ارشادالٰہی ہے:

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوا فَاِنَّمَا عَلَیْہِ مَّا حُمِّلَ وَعَلَیْکُمْ مَا حُمِّلْتُمْ وَاِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا وَمَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ (النور،۵۴)

''آپ کہیے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو پھر اگر تم اطاعت سے روگردانی کرو گے تو سمجھ رکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ دہی (تبلیغ) ہے جس کا ان پر بار رکھا گیا اور تمھارے ذمے وہ ہے جس کا تم پر بار رکھا گیا ہے۔اور اگر تم نے ان کی اطاعت کر لی تو راہ پر جالگو اور بہرحال رسول کے ذمہ صاف صاف طور پر پہنچا دینا ہے۔''

اس آیتِ کریمہ میں واضح کر دیا گیا ہے کہ ہدایت صرف اطاعتِ رسول پر منحصر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے علاوہ ہدایت کے تمام راستے بند ہیں۔اس کے ساتھ بتلا دیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے سرتابی کرنے والے کوتاہ اندیش لوگوں کو اس کے ہولناک نتائج کے لیے تیار رہنا ہوگا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ چند مناصب اور مراتب قرآن کریم سے نمونہ کے طور پر ذکر کیے گئے ہیں جن سے واضح طور پر ثابت ہو رہا ہے کہ آپ کا مقام ومرتبہ نہایت بلند ہے۔بے شک آپ ہادی عالم اور معلم انسانیت ہیں۔مربّی و مُزکّیٔ امت ہیں اور رہبر و رہنما ہیں۔بدرالدُّجیٰ اور شمس الضُّحیٰ ہیں،نورالھدیٰ اور خیرالوریٰ،فخرالرسل اور سیدالانبیاء ہیں۔امام الانبیاء اور محبوب کبریاء ہیں۔رحمۃ اللعالمین اور شفیع المذنبین ،خاتم النبیین والمعصومین ہیں۔پوری کائنات میں بہترین ہیں۔(صلی اللہ علیہ وسلم)

علماء حق کا ترجمان
المیزان
ناشران وتاجرانِ کتب
دینی،تاریخی،سیاسی،ادبی اور
اصلاحی کتابوں کا معیاری ادارہ
دینی مدارس کے طلباء کے لیے وفاق المدارس
کا تمام نصاب سب سے زیادہ رعایتی قیمت پر
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-7122981-7212762